روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 19 جولائی 2013ء 9 رمضان 1434 ہجری 19 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 164

روزانہ نجات دیتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف دیکھتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف دیکھتا ہے تو پھر اسے کبھی عذاب نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ ہر روز ہزاروں لاکھوں افراد کو جہنم سے نجات دیتا ہے۔ پس جب رمضان کی 29 ویں رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ رمضان کی گزشتہ 28 راتوں کے برابر لوگوں کو بخش دیتا ہے۔

(الترغیب و الترھیب۔ کتاب الصوم۔ الترغیب فی صیام رمضان)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

انسان کو روزوں میں جو تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ ان سے اپنی کمزوری کا علم ہو جاتا ہے ایک تو غریبوں کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے اپنی کمزوری کا بھی پتہ لگتا ہے۔ گرمی کی شدت میں جب پانی نہیں ملتا اور موت کی سی حالت ہونے لگتی ہے تو اس کو فنا کا خیال آتا ہے اور یہ خیال گیارہ مہینہ تک اس کے پیش نظر رہتا ہے۔ پس روزوں کے مقرر کرنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان روزے کی تکلیف سے موت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے کیونکہ جب انسان کو اپنی کمزوری کا احساس ہوتا ہے تو وہ خدا کی طرف توجہ کرتا ہے۔

مشہور ہے کہ کند ہم جنس باہم جنس پرواز جسم چونکہ مادی ہے اس لئے مادیت کی طرف جھک جاتا ہے۔ لیکن جب انسان مادی چیزوں سے بچتا ہے تو ملائکہ کو اس کی طرف توجہ ہوتی ہے پہلے تو یہ تھا کہ ملائکہ کی طرف روح روزوں میں متوجہ ہوتی ہے۔ اب یہ ہوتا ہے کہ ملائکہ اس سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اس کو نیک تحریکیں کرتے ہیں اس کی مثال میں واقعات موجود ہیں۔ مثلاً یہی کہ احادیث میں آتا ہے۔ رمضان شریف میں جبریل نبی کریمؐ کے ساتھ قرآن کریم کا دورہ کرنے کے لئے آیا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب الصوم باب اجودما کان النبیؐ یکون فی رمضان)

دیکھو جبریل تو آپؐ کے پاس بغیر رمضان کے بھی آیا کرتے تھے لیکن رمضان میں ان کا آنا اور حیثیت کا تھا پہلے دنوں میں بطور فرض کے آتے تھے مگر رمضان میں دوست کی حیثیت سے آتے تھے۔ پس رمضان میں انسان کو ملائکہ سے ایک نسبت پیدا ہو جاتی ہے۔

رمضان کے دنوں میں انسان سحری کے لئے اٹھتا ہے اور اس طرح عبادت کا موقع ملتا ہے اور اس وقت تہجد پڑھتا ہے اور تہجد نفس کی اصلاح کے لئے ضروری ہے اگرچہ رمضان میں اٹھتا تو کھانا کھانے کے لئے ہے لیکن اس کو شرم آجاتی ہے کہ جب اٹھا ہوں اور وقت بھی ہے تو کیوں تہجد نہ پڑھوں اور جب پڑھتا ہے تو اسے روحانیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ تہجد نفسانیت کو توڑنے اور اس کی اصلاح کے لئے ضروری ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (المزمل:7) رات کا اٹھنا بہت سخت ہے اور نفس کے کچلنے اور اصلاح کرنے کے لئے بڑا ہتھیار ہے پس جب انسان کھانا کھانے کے لئے اٹھتا ہے تو تہجد بھی پڑھتا ہے جو ''اَشَدُّ وَطْاً'' ہے اور نفس کی اصلاح کے لئے ہتھیار ہے اور یہ ایک مہینہ کی مشق سارے سال میں کام آتی ہے۔ جیسا کہ پہاڑ پر ایک دو مہینہ رہنا باقی سال کے لئے مفید ہوتا ہے۔ یا کمزوری صحت کو دور کر دیتا ہے اور اس ایک مہینہ میں جسم کو بہت فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح رمضان میں ایک مہینہ تہجد پڑھنا مفید ہو جاتا ہے۔

(الفضل 25 مئی 1922ء)

حیات طیبہ کے طلبگار

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور اس مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 370)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

تڑپ کے ساتھ پیغام پہنچائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک سچی تڑپ کے ساتھ نوع انسانی کی سچی ہمدردی اور امت (۔) کے ساتھ محبت کے جذبے کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ پیغام دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے والا ہو اور ہم اُسے پہنچاتے چلے جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آج کل، جیسا کہ پہلے میں نے کہا، ایم ٹی اے کا بھی ایک ذریعہ نکال دیا ہے، اپنے دوستوں کو اس سے متعارف بھی کرانا چاہئے''۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 378)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

مکرم وسیم احمد صاحب ظفر ثانی افسر جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ ٹوگو کا جلسہ سالانہ 2012ء

جماعت احمدیہ ٹوگو کا چھٹا نیشنل جلسہ سالانہ 22 و 23 دسمبر 2012ء کو ٹوگو کے دارالحکومت لومی (Lome) میں منعقد ہوا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ جلسہ کا انعقاد دارالحکومت میں کیا گیا۔ امسال کے لئے جلسہ سالانہ کا موضوع جماعت احمدیہ کا ماٹو ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' رکھا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے دارالحکومت کے علاقہ Togo 2000 میں واقع ایک بڑا ہال کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا جس کی صفائی اور تزئین و آرائش کا کام خدام نے سرانجام دیا۔

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے لنگر خانہ میں کھانے اور چائے کی تیاری کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ نے سرانجام دی۔ ملک کے مختلف علاقوں سے آنے والے مہمانوں کے علاوہ بینن اور نائیجر سے بھی وفود نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ امسال ٹوگو کی 65 سے زائد جماعتوں سے ساڑھے آٹھ صد احباب نے شرکت کی۔

پہلا دن 22 دسمبر

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مکرم عرفان احمد ظفر صاحب نیشنل صدر و مربی انچارج ٹوگو نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ لومے نے ٹوگو کا قومی جھنڈا لہرایا۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم عبدالقدوس صاحب نمائندہ امیر بینن نے کی۔ اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم، آیات کریمہ کے فرنچ ترجمے اور حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ منظوم کلام سے ہوا۔ جس کے بعد صاحب صدر نے اپنی تقریر میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور برکات پر روشنی ڈالی اور دعا کروائی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم امین عبدالکریم صاحب معلّم نے کی جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ تیسری تقریر مکرم یعقوب صاحب معلّم کی تھی جس کا موضوع تھا: ''حضرت مسیح موعود بطور امن کے سفیر'' اس اجلاس میں متعدد سرکاری محکموں کے نمائندگان اور سول سوسائٹی کے معززین شریک ہوئے۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں احباب جماعت کے علاوہ بعض غیراز جماعت دوستوں نے بھی جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں سوالات کئے۔ مربیان کے ایک پینل نے ان سوالات کے تسلّی بخش جوابات دیئے۔

دوسرا دن: 23 دسمبر

دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن والحدیث کا موضوع ''تربیت اولاد'' تھا۔

دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت مجلس خدام الاحمدیہ ٹوگو کے صدر صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ و نظم کے بعد لوکل مشنری مکرم ماما بیلو صاحب نے ''حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے ''دینی تعلیمات اور فلسفہ جہاد'' کے موضوع پر کی۔ اور مکرم آدم احمد صاحب نے ''رحمۃ للعالمین'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد نومبائعین کی طرف سے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات اور بعض غیراز جماعت احباب کی طرف سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنے دلچسپ تأثرات بیان کئے گئے۔

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم عرفان احمد ظفر صاحب نیشنل صدر و مربی انچارج نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم صالح میکائیل صاحب نے ''مالی قربانی کی اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد اختتامی تقریر میں صدر اجلاس نے جماعت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر روشنی ڈالی اور آخر میں اختتامی دعا کروائی۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں کوریج

جلسہ سالانہ کو خدا کے فضل سے میڈیا میں کافی کوریج ملی اور جماعت احمدیہ کے پیار و محبت اور امن و سلامتی کے پیغام کو خوب سراہا گیا۔ چنانچہ ہزاروں افراد تک جماعت احمدیہ کا تعارف بڑے عمدہ طریق پر پہنچا۔

ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں نے جلسہ سالانہ میں شامل ہوکر جو ریکارڈنگز کی تھیں انہیں اپنے پروگراموں میں نشر بھی کیا۔ نیشنل ٹی وی اور ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل نے جلسہ کو بہت اچھے اور تفصیلی طور پر نشر کیا۔ پرائیویٹ ٹی وی نے ایک گھنٹے کے پروگرام میں جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ جلسہ احمدی احباب کی تعلیم و تربیت اور اخلاقی و روحانی ترقی کے لئے ہر سال منعقد کیا جاتا ہے تاکہ احمدی اپنے معاشرہ اور ملک و قوم کے مفید شہری بن سکیں۔

معزز مہمانان کے تأثرات

جلسہ میں تشریف لانے والے معزز مہمانوں نے جماعت احمدیہ کی امن و سلامتی کے بارہ میں تعلیمات کو صحیح دینی تعلیمات قرار دیا۔

مواصلات کے وزیر کے نمائندہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ وزیر موصوف اپنی مصروفیات کی وجہ سے شامل نہیں ہوسکے لیکن انہوں نے جماعت احمدیہ کے لئے نیک خواہشات کا پیغام بھیجا ہے۔

اکثر معزز مہمانوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ اس جلسہ میں شریک ہوکر جماعت احمدیہ کے بارے میں ہم نے بہت کچھ سیکھا جو ہم پہلے نہیں جانتے تھے۔ ایک بہت اہم بات جو ہم نے سیکھی وہ یہ ہے کہ احمدی محبت اور پیار پر یقین رکھتے ہیں اور یہ پیار اور محبت ہمیں اس جلسہ کے ماحول میں نظر آیا ہے۔

یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے کہا کہ احمدیہ جماعت کا محبت اور امن کا پیغام بہت متأثر کُن ہے۔ اس پیغام میں دنیا کو درپیش مسائل کا حل موجود ہے۔ دین کے بارہ میں جو میرے خیالات پہلے تھے، آج کے جلسہ کے بعد ان میں مکمل تبدیلی آگئی ہے۔ دین ایک امن پسند مذہب ہے۔

اسی طرح تمام سرکاری اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے مہمانوں نے جماعت کے امن کے پیغام اور اس سلسلہ میں جماعت کی کوششوں کو سراہا۔ مہمانوں نے جماعت کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کو آج کی دنیا میں امن اور امید کی کرن قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دُوررس شیریں ثمرات ظاہر فرمائے اور شاملین اور مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر دے اور سب کے ایمان و وفا میں برکت دے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 31 مئی 2013ء)

پیارے آقا کا اعجازِ دعا

وہ اُن کے ہونٹ جو حرفِ دعا ہوئے ہم پر
تو رحمتوں کے سبھی باب وا، ہوئے ہم پر

ہمیں عطا ہوئیں دونوں جہان کی خوشیاں
خدا کے فضل یوں بے انتہا ہوئے ہم پر

ہمارے برسوں کے سوئے نصیب جاگ اُٹھے
پھر اس کے لطف و کرم بے بہا ہوئے ہم پر

ثمر تمام ملے ہم کو دین و دنیا کے
یہ ارمغان یوں سارے عطا ہوئے ہم پر

یہ زیست سج گئی قوسِ قزح کے رنگوں سے
سکھوں کے سارے زمانے رِدا ہوئے ہم پر

انہی کے عشق میں حاصل ہوا سکون و قرار
نزول خوشیوں کے سب سے سِوا ہوئے ہم پر

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

7

بیت الحمید فلڈا کا سنگ بنیاد، تقریب سے عمائدین کے ایڈریسز، حضور کا خطاب اور نیشنل ٹی وی کا انٹرویو

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

26 جون 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے بیت السبوح کے ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 37 فیملیز کے 131 افراد اور 42 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 173 افراد نے شرف ملاقات پایا۔

ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں۔

Wiesbaden، Offenback، Dietzenbach، Fulda، Giessen، Mainz، Riedstadt، Freinsheim، Maintal، Usingen، Frankenthal، Hattersheim، Darmstadt، Munchem اور Berlin۔

برلن سے آنے والی فیملیز ساڑھے پانچصد کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کرکے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور دعا کروائی۔ جو خوش نصیب بچے اس تقریب میں شامل ہوئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

عزیزم امن احمد، توصیف احمد، ساحل احمد، طیب احمد گھمن، سلمان احمد، ہاشم احمد ارشاد، نجیل احمد اسلم، صباحت احمد اقبال، معاذ قیصر بٹ، عزیزم سرمد احمد بٹ، عزیزم فیض احمد، سید حاشر احمد، سید محمد زوہیب

عزیزہ ملائکہ احمد، عزیزہ عائزہ ناصر احمد، عزیزہ سمرن پروین، عزیزہ فاتحہ سدھو، عزیزہ رابعہ احمد باجوہ، ماہرہ مظفر، مدیحہ بشیر، ملاحت شکور، مہک احمد، مشعل سارہ احمد، عزیزہ کفلین یوسف۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت الحمید کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ سے 115 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع Fulda شہر میں بیت الحمید کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ بعدازاں Fulda شہر کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ پینتیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Fulda تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے اور خواتین نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے شرف زیارت پایا۔ آج کا دن جماعت فلڈا کے لئے بھی خوشیوں اور مسرتوں کا دن تھا۔ حضور انور کے مبارک قدم ان کی بستی میں پہلی بار پڑے تھے اور پھر آج ان کی بیت کا سنگ بنیاد رکھا جارہا تھا۔ ہر ایک خوش تھا اور سجدات شکر بجالا رہا تھا اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کی صدائیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔

صدر جماعت Fulda مکرم مجید احمد ڈوگر صاحب، ریجنل مربی سلسلہ مکرم ظفر اللہ سلام صاحب، معلم سلسلہ منور حسین طور صاحب اور ریجنل امیر ہیسن نارتھ مکرم محمد سعید احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور جماعت Fulda کی طرف سے خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر شہر فلڈا کے فرسٹ کونسلر Mr. Stefan Gravel اور Evangelical چرچ کے پادری Matti Fischer نے بھی شرف مصافحہ حاصل کیا۔

سنگ بنیاد کی تقریب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں سنگ بنیاد کی تقریب کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم منور حسین طور صاحب معلم سلسلہ نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ مکرم رانا منور احمد خان صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد اس کا اردو ترجمہ منور حسین طور صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب کا ایڈریس

بعدازاں مکرم امیر جماعت جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب نے اپنے ایڈریس میں بتایا کہ شہر Fulda جرمنی کے وسط میں واقع ہے اور یہاں کیتھولک بشپ کا دفتر بھی ہے اور یہ کیتھولک چرچ کا خاص علاقہ ہے۔ سترہویں صدی میں پہلی مرتبہ یہاں پروٹسٹنٹ چرچ بھی بنایا گیا۔ یہ شہر شروع سے ہی عیسائیت کا ایک اہم مرکز رہا ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1980ء کی دہائی میں ہوا اور آغاز میں دس سے پندرہ خاندان یہاں آباد ہوئے۔ پھر آہستہ آہستہ جماعت کی تعداد بڑھتی رہی۔

1993ء میں یہاں جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کرکے جماعت فلڈا ایسٹ اور ویسٹ بنائی گئی۔ جماعت کے افراد یہاں پیار و محبت کی تعلیم پھیلا رہے ہیں اور دین کے خلاف تاثرات کو ختم کررہے ہیں اور ایک لوکل ٹی وی چینل پر جماعت کے پروگرام بھی نشر ہوتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے ستر فیصد لوگ اب جرمن نیشنل ہوچکے ہیں۔

امیر صاحب نے بتایا کہ بیت کے لئے 4500 مربع میٹر کے رقبہ پر مشتمل قطعہ زمین تین لاکھ پچاس ہزار یورو میں خریدا گیا۔ اس بیت کے دو مینار ہوں گے جن کی اونچائی 15 میٹر ہوگی اور مرد و خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ ہال ہوں گے، اس کے علاوہ آفسز اور بعض دوسری ضروریات کے لئے جگہیں ہوں گی۔ ایک گنبد بھی بنایا جائے گا۔ عمارت کے محکمہ کے ساتھ مل کر باقاعدہ اس کی تعمیر کی پلاننگ کی جارہی ہے۔

فرسٹ کونسلر کا خطاب

بعدازاں Mr Stefan Grauel, First Counselor of the City نے بیت الحمید کے سنگ بنیاد کے موقع پر اپنے ایڈریس میں کہا:

جماعت احمدیہ کئی دہائیوں سے اس جگہ پر مقیم ہے اور اس طرح جماعت احمدیہ فلڈا شہر کے ماضی کا بھی حصہ ہے۔ میں آپ لوگوں کی معاشرے کے لئے مثبت سرگرمیوں سے بخوبی واقف ہوں۔ آپ مختلف سماجی سرگرمیوں میں بھی پیش پیش ہیں۔

(بیت) کے حوالہ سے پیش آنے والی مشکلات بھی جمہوریت کا حسن ہیں۔ ہر ایک کو رائے دینے کا حق ہے اور مذہبی آزادی بھی اسی جمہوری قانون کی وجہ سے ہی ممکن ہے۔

آپ کا (بیت) بنانا اس بات کی نشانی ہے کہ آپ اس شہر کے معاملات میں بھی شامل ہونا چاہتے ہیں۔ کہاوت ہے کہ باتوں کی بجائے اعمال کے ذریعے انسان کا اندازہ لگایا کرو۔ آپ کی صرف اچھی باتیں ہی نہیں بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ کے اعمال بھی بہت اچھے اور نمایاں ہیں اور یہ فیصلہ کن بات ہے کہ جماعت اس ملک کے قوانین کو نہ صرف مانتی ہے بلکہ ان کی پابندی بھی کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے رواداری کا اظہار کرنا چاہئے۔ پھر ہم بھی امید کرسکیں گے کہ باقی ممالک میں عیسائیوں سے بھی اچھا سلوک کیا جائے۔

مجھے امید ہے کہ اس (بیت) کا سنگ بنیاد شہر فلڈا کے شہریوں میں باہمی اخوت اور بھائی چارہ بڑھانے کا باعث ہوگا۔

پادری صاحب کا خطاب

اس کے بعد Evangelical Church

کے پادری Matti Fischer صاحب نے بیت الحمید کی سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر اپنے ایڈریس میں کہا:

میں اپنی کمیونٹی کی طرف سے تمام احمدیہ...... جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج کا یہ دن جماعت احمدیہ کے لئے بھی اور ہمسایوں کے لئے بھی ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ آج کا دن ایک امن پسند دن ہے، کیونکہ (بیت) کی مخالفت میں بہت ہی کم شور دیکھنے میں آیا ہے اور ہمارے چرچ نے تو (بیت) کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم آپس میں امن سے رہ سکتے ہیں اور ہم سب کو آزادی میسر ہے۔

پادری صاحب نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ ہم ایک دوسرے کو اپنے ناموں سے بھی پہچانیں، اگر باہر ملاقات ہو تو ادھر بھی ایک دوسرے کو نام سے پکاریں۔ بلکہ ایک دوسرے کے بچوں کے نام کا بھی ہمیں تعارف حاصل ہو۔ میری خواہش یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں، ہم تو ہر صبح اس علاقہ کے تمام لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم ایک دوسرے کو دعوتیں دیں اور اکٹھا کھائیں پئیں۔ میری ایک بہت بڑی خواہش یہ بھی ہے کہ ہم لوگوں میں اتحاد پیدا ہو اور ہم سب بہت اچھے دوست بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس (بیت) کا بننا بابرکت کرے۔

حضور انور کا خطاب

پادری Matti Fischer کے ایڈریس کے بعد سات بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو میں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جو باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ کے ممبر نہیں ہیں لیکن اس شہر کے شہری ہیں اور جماعت کے افراد سے ان کا تعلق ہے اور اس تعلق کو نبھانے کے لئے، اس کے اظہار کے لئے اور احمدیوں کے بڑھے ہوئے محبت کے ہاتھ کا محبت سے جواب دینے کے لئے یہاں تشریف لائے اور ہمارے اس فنکشن میں شریک ہوئے۔ (بیت) کے فنکشن میں آئے جو کہ خالصتاً ایک مذہبی فنکشن ہے۔ یہ اس بات کا اظہار ہے کہ آپ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھلا دل رکھنے والے ہیں اور کھلے دل سے اپنے ماحول میں دوستی کی فضا قائم کرنے والے ہیں قطع نظر اس کے کہ کسی کا مذہب کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے لئے بڑا شکر کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس علاقہ میں (بیت) کی تعمیر کی توفیق دی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ میں یہ (بیت) تعمیر ہو جائے گی۔ اس کا نام بیت الحمید رکھا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اُس صفت کی حامل ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جاتی ہے۔ کیونکہ خدا ہی وہ ذات ہے جس کی تعریف کی جائے اور وہی ذات ہے جو خالص تعریف کے قابل ہے۔ ہم انسان ہونے کے ناطے ایک دوسرے کی تعریف کرتے ہیں اور کرنی بھی چاہئے۔ کسی کی اچھائی دیکھ کر اس کی اچھائی بیان کرنی چاہئے، یہ بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور ہمیں بانی اسلام آنحضرت ﷺ کا حکم ہے کہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کا شکر گزار ہونا چاہئے اور شکر یہ بھی ایک طرح کی تعریف ہی ہے۔ فرمایا کہ اگر تم انسانوں کا شکر گزار نہیں ہوتے تو تم خدا تعالیٰ کے بھی شکر گزار نہیں ہو سکتے۔ پس اس لحاظ سے جیسا کہ میں نے پہلے آپ لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور اس شکریہ کی انتہا اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے جس نے ہمیں اس (بیت) کی تعمیر کی بھی توفیق دی اور اس علاقہ کے لوگوں کے دلوں میں بھی یہ ڈالا کہ وہ اس (بیت) کی مخالفت کرنے کی بجائے ہماری مدد کریں اور اس لحاظ سے ہم سب یہاں کے میئر، یہاں کی کونسل اور یہاں کے لوگوں کے شکر گزار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے کہا کہ اس (بیت) کا نام بیت الحمید رکھا گیا ہے، جس کا مطلب ''بہت تعریف کیا گیا'' ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تعریف کے قابل ہے۔ ہمیں پانچ وقت ہر نماز میں اور اس کی ہر رکعت میں 'الحمد للہ رب العالمین' پڑھنے کا حکم ہے۔ یعنی اس رب کی تعریف کرو، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو مسلمانوں کا بھی رب ہے، جو عیسائیوں کا بھی رب ہے۔ جو یہودیوں کو بھی پالنے والا ہے، جو ہندوؤں کا بھی رب ہے اور جو ہر انسان کا رب ہے اور اس رب کی جب تعریف کریں تو ہمیں انسانیت کی قدروں کی بھی پہچان ہوتی ہے۔ پانچ دفعہ نماز کی ہر رکعت میں جب ہم اس تعریف کو دہراتے ہیں تو یہ چیز ہمیں ہر انسان کے عزت و احترام کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ پس اس لحاظ سے انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ (بیت) بنے گی تو انسانیت کی محبت اور پیار کا ایک نیا راستہ کھلے گا کیونکہ یہ (بیت) پانچ وقت آنے والوں کو اس بات کی یاد بھی دلائے گی کہ اس (بیت) کے بنانے میں یہاں کے شہریوں نے بھی اس طرح حصہ لیا کہ انہوں نے ہماری مخالفت نہیں کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ہر مذہب کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہی ایک سچے اور حقیقی ...... کا ایمان ہے اور یہی ہمارا ایمان ہے کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے، اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ اس مذہب کی مخالفت کی جائے اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال نہ رکھا جائے، ایک دوسرے کے احساسات کی بے قدری کی جائے، بلکہ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے کہ ہر مذہب والے سے کہو کہ آؤ دیکھو! ایک بات ایسی ہے جو ہمارے اندر قدرے مشترک ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کی ذات، جس کی ہم سب مخلوق ہیں اور جس کی ہم سب عبادت کرتے ہیں۔ پس ایک کلمہ ایسا ہے، ایک بات ایسی ہے کہ جس پر ہم سب کو اکٹھا ہو جانا چاہئے اور وہ خدا کی ذات ہے۔ اگر ہر مذہب کا ماننے والا اس بات پر یقین رکھے کہ ایک خدا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور وہ اپنی مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اسکی پرورش کے جتنے سامان ہیں، اسکی زندگی گزارنے کے جتنے سامان ہیں وہ بھی مہیا کرتا ہے، تو کوئی وجہ نہیں کہ آپس میں رنجشیں پیدا ہوں۔ پس اس حکم کے تحت، ایک حقیقی (-) اور ایک حقیقی احمدی ...... ہر مذہب کا عزت و احترام کرتا ہے۔ جب اس طرح عزت و احترام ہو، ایک دوسرے کے احساسات اور جذبات کا خیال ہو تو پھر Integration کا سوال نہیں رہتا۔ یہ نہیں ہوتا کہ ہم دوسرے ملک سے آئے ہوئے احمدی ہیں اور غیر ملکوں میں رہنے والے احمدی ہیں، آپس میں جذب نہیں ہو سکتے۔ آپ دیکھیں گے، اور میرے سے پہلے معزز مقررین نے اس بات کا ذکر بھی کیا کہ جماعت احمدیہ اس علاقہ میں جذب ہو کر رہ رہی ہے، افراد جماعت اس میں جذب ہو کر رہ رہے ہیں اور یہی ایک حقیقی احمدی...... کا خاصہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہاں اگر کسی کے تحفظات تھے کہ (بیت) بن گئی تو کیا ہوگا۔ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ گو کہ مخالفت ہوئی لیکن بہت تھوڑے لوگوں کی طرف سے۔ لیکن میں واضح کر دوں کہ اگر کوئی تحفظ تھا، اگر کوئی فکر تھی کہ کوئی متنازعہ ایشو نہ کھڑے ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس (بیت) کے بننے کے بعد وہ تمام تحفظات دور ہو جائیں گے اور پہلے سے بڑھ کر احمدی گھل مل کر رہیں گے اور آپ کی فکروں، پریشانیوں کو دور کریں گے۔ ہمارا تو مقصد یہی ہے کہ تکلیفوں کو دور کیا جائے۔ صرف تکلیف کے خوف کو دور نہیں کرنا، جیسا کہ معزز مقرر نے کہا کہ یہ خوف تھا کہ تکلیف پیدا نہ ہو۔ ہم صرف تکلیف کے خوف کو دور کرنے والے نہیں بلکہ تکلیفوں کو دور کرنے والے ہیں۔ ہر موقع پر، ہر انسان کے لئے ہم مدد کرنے والے ہیں اور اس مدد میں بلا تمیز مذہب، آگے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی یہاں کے ہر شہری کو یقین رکھنا چاہئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ (بیت) امن اور پیار اور محبت کے نئے راستے کھولے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ عموماً کہا جاتا ہے کہ لوگوں کے اعمال سے پتا چل جاتا ہے، ہر اچھے عمل سے پتا چل جاتا ہے کہ وہ صحیح ہے۔ لیکن ہمارے رسول ﷺ نے ہمیں اس سے بڑھ کر ایک حکم دیا ہے اور ہر احمدی کو اس ارشاد کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ بعض دفعہ ایک انسان دکھاوے کے لئے ایک کام کر لیتا ہے لیکن نیت میں کھوٹ ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں یہ حکم ملا کہ تمہارے ہر عمل کے پیچھے نیک نیت ہونی چاہئے۔ کوئی کام صرف دکھاوے کے لئے نہ ہو بلکہ اچھی نیت لئے ہوئے ہو، اور نیت یہ ہو کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ اس خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے جو سب کا خدا ہے۔ جس نے مخلوق پیدا کی اور وہ اس مخلوق سے بہت پیار کرنے والا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اس لحاظ سے اب بھی، (بیت) کی تعمیر کے دوران بھی اور تعمیر کے بعد بھی ہر احمدی جو یہاں رہ رہا ہے، اس بات کا پہلے سے بڑھ کر اظہار کرے کہ ہمارا ہر عمل نیک نیت ہے۔ اور اس کے پیچھے کوئی دکھاوا نہیں، کوئی مقصد حاصل کرنا نہیں۔ اس کے پیچھے کوئی اتنی سی بھی بات نہیں کہ بس (بیت) تعمیر ہو جائے پھر اپنی مرضی کریں گے۔ بلکہ تعمیر کے بعد محبت اور پیار اور بھائی چارہ کے مزید راستے کھلیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اس بات کو لوگ یہاں دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ چیزیں ہیں جو ہماری تعلیم کا حصہ ہیں اور جس کو ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اب تک جہاں بھی میں گیا ہوں، مختلف احمدی (بیوت) کا افتتاح کئی سالوں سے ہو رہا ہے۔ ہر جگہ یہ اظہار مقامی لوگوں کی طرف سے ہوتا ہے کہ احمدی محبت اور دوستی کا اظہار کرتے ہیں اور یقیناً اس لئے کرتے ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اس وصف کا پہلے سے بڑھ کر اظہار کرنا چاہئے اور (بیوت الذکر) کی تعمیر کے بعد آپس میں بھی پیار اور محبت کا اظہار ہونا چاہئے اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ بھی محبت اور پیار کا اظہار ہونا چاہئے۔ اللہ کرے کہ یہ (بیت) جب تعمیر ہو تو اس میں نمازیں پڑھنے کے لئے آنے والوں کے وہ نمونے قائم ہوں جو اس علاقے کے تمام شکوک و شبہات دور کرنے والے ہوں اور

پہلے سے بڑھ کر دوستی اور پیار اور محبت اور بھائی چارہ کی فضا یہاں قائم ہو۔ جزاک اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سوا سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

سنگِ بنیاد

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لے آئے جہاں بیت کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔

اس کے بعد درج ذیل جماعتی عہدیداران اور احباب کو علی الترتیب ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت جرمنی، فرسٹ کونسلر فلڈا Mr. Stefan Gravel، عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی، مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم منور حسین طور صاحب ریجنل معلم، مکرم ظفر اللہ سلام صاحب ریجنل مربی سلسلہ، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (صدر مجلس انصار اللہ) مکرم حسنات احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ) مکرمہ امۃ الحی صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ)، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب (نیشنل جنرل سیکرٹری)، مکرم محمد سعید احمد صاحب (ریجنل امیر)، مکرم مجید احمد ڈوگر صاحب (صدر جماعت فلڈا)، چوہدری بدر احمد صاحب (سیکرٹری وقف جدید فلڈا)، مکرم مختار احمد اعجاز صاحب (سیکرٹری وقف جدید فلڈا)، مکرم جاوید احمد گل صاحب (قائد مجلس فلڈا ویسٹ)، مکرم ندیم احمد صاحب (قائد مجلس فلڈا OST)، مکرمہ عاصفہ محمود صاحبہ (صدر لجنہ فلڈا OST)، مکرمہ بشریٰ ڈوگر صاحبہ (صدر لجنہ فلڈا ویسٹ)، مکرمہ بشریٰ مبارک صاحبہ (فلڈا OST)، مکرم داؤد احمد (فلڈا OST)، مکرم مسعود احمد (فلڈا OST)

علاوہ ازیں عزیزہ شائلہ افتخار (واقفہ نو) اور عزیزم تجمل احمد (واقف نو) کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت ملی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مہمانوں اور اس تقریب میں شرکت کرنے والے تمام احباب جماعت کے لئے ریفریشمنٹ اور چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

نیشنل ٹی وی کا انٹرویو

پھر اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لائے جہاں جرمنی کے نیشنل ٹی وی ZDF نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

جرمنی کے نیشنل ٹی وی ZDF جو سارے جرمنی میں سنا اور دیکھا جاتا ہے۔ اس کی نمائندہ جرنلسٹ بیت الحمید فلڈا (Fulda) کے سنگ بنیاد کی تقریب کی کوریج کے لئے آئی ہوئی تھی۔ اس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

ZDF چینل پر نیشنل خبروں میں (بیت) کے سنگ بنیاد کے بارے میں خبر نشر ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سنگ بنیاد رکھتے ہوئے تصویر بھی دکھائی گئی۔ اس انٹرویو کی تفصیل درج ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ یہاں پر رہنے والے احمدیوں کے لئے اس (بیت) کی اہمیت کے متعلق کیا کہیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ احمدیوں کے لئے بہت اہم بات ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہمارے لئے (بیت) اہم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہم سب اکٹھے ہوتے ہیں۔ اگر عبادت کے لئے ایسی جگہ نہ ہو تو سب بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ گم شدہ بھیڑیں۔ سو ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ گم شدہ بھیڑیں اکٹھی ہو جائیں۔ یعنی لوگ یہاں اکٹھے ہوں اور دن میں پانچ مرتبہ اللہ کے سامنے جھکیں۔ اس کے علاوہ یہ ویسے بھی ایک اکٹھی ہونے کی جگہ ہے۔ جہاں ہم اکٹھے ہو کر چھوٹے چھوٹے پروگرام بھی کرتے ہیں۔ میٹنگز کرتے ہیں اور دیگر مصروفیات ہوتی ہیں۔ یہ (بیت) علاقہ کے لوگوں کے لئے کشش کا باعث بھی ہوتی ہے۔ جہاں دوسرے لوگ بھی آتے ہیں اور اگر ان کے ذہنوں میں کوئی شبہات ہوں تو وہ لوگوں کے لئے ایک کشش کا باعث بھی ہوتی ہے۔ جہاں دوسرے لوگ بھی آتے ہیں اور اگر ان کے ذہنوں میں کوئی شبہات ہوں تو وہ سوالات کر کے انہیں دور کر سکتے ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں یہاں رہنے والے احمدی اپنے معاشرہ میں کس قدر مدغم ہو چکے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں سمجھتا ہوں کہ احمدی یہاں پر بہت اچھی طرح مدغم ہو چکے ہیں اور صرف یہاں ہی نہیں، بلکہ دنیا میں ہم جہاں کہیں بھی احمدی چاہے پاکستان سے، یا افریقہ سے ہجرت کر کے گئے ہیں، وہ اپنے اردگرد کے معاشرے میں اچھی طرح مدغم ہو چکے ہیں۔ میرے نزدیک مدغم ہونے کی تعریف یہ ہے کہ آپ معاشرہ کا ایک حصہ بن جائیں، معاشرے کے مددگار بن کر، قانون کے پابند ہو کر، ملکی قوانین کی پابندی کرتے ہوئے، ملکی قوانین اور ملک سے وفا کرنے والے ہوں۔ یہ ہوتی ہے Integration۔ چنانچہ ہم جہاں کہیں بھی ہوتے ہیں، ہم معاشرے میں بہت اچھی Integrated ہوتے ہیں۔ اگر Integrated کا یہ مطلب ہے کہ جو تمدن کی بعض چیزیں ہیں، تو ممکن ہے کہ تمدن اور روایات میں کچھ فرق ہو اور ہر شخص آزاد ہے کہ انہیں اختیار کرے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جماعت کو حال ہی میں سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے، اس بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیا کہ:

ابھی تو آغاز ہے، دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ میں بہرحال حکومت کا، لوگوں کا اور پارلیمنٹ کا جنہوں نے جماعت کو یہ سٹیٹس دیا ہے، بہت مشکور ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اس سٹیٹس سے ہم معاشرہ میں احمدیوں کی Integration کو مزید دکھا سکیں گے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ جرمنی میں اپنی (بیوت) کے دروازے ایسے لوگوں کے لئے کھولنے کے بارے میں کیا کہیں گے کہ جنہیں (بیوت) سے متعلق خوف ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دیکھیں یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ (بیوت) تو امن، ہم آہنگی اور بھائی چارہ کا نشان ہوتی ہیں۔ ہم جہاں کہیں بھی (بیوت) کا افتتاح کرتے ہیں تو علاقہ کے لوگوں کو یہی پیغام دیتے ہیں اور سب شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ دیکھیں گے اور مجھے یقین ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ (بیت) کی تعمیر کے بعد اس علاقہ کے لوگوں کے ذہنوں میں اگر کوئی شبہات ہیں تو وہ دور ہو جائیں گے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس کے بعد Fulda جماعت کی لوکل مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا اور سبھی نے شرف مصافحہ کی سعادت بھی پائی۔ اس دوران سبھی بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے اور مرد احباب بھی کھڑے تھے، حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں اور احباب نے مصافحہ کا شرف پایا۔

اب یہاں سے روانگی کا وقت قریب تھا۔ احباب مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور بچے نغمات پیش کر رہے تھے۔

بیت السبوح واپسی

آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور یہاں سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد نو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

اخبار Osthessen News نے فلڈا میں بیت الحمید کے سنگ بنیاد کے موقع پر تفصیل سے خبر دی ہے۔

تمام تقاریر کا خلاصہ دیا نیز حضور انور کے خطاب کا بھی حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ حضور انور نے فرمایا ہے کہ یہاں باہمی محبت اور بھائی چارہ کی جگہ بن رہی ہے۔ ہم مل کر بھائی چارہ کی فضا میں رہنا چاہتے ہیں۔ (بیت) ایک کھلا گھر ہے اور اس کے ذریعہ سے نئے راستے کھلیں گے۔

اخبار نے لکھا کہ احمدی ساری دنیا میں Integrated ہیں۔ فلڈا میں (بیت) کی تعمیر رواداری اور وسیع القلبی کے لئے ایک نیا سنگ میل ہے۔

اس کے ساتھ انہوں نے انٹرنیٹ پر 90 تصاویر بھی دی ہیں۔

ایک اور اخبار Frankfurter Rundschau نے بھی بیت الحمید کے افتتاح کے حوالہ سے خبر شائع کی۔

Morgen Web, Mittelhessen وغیرہ کم از کم تیرہ آن لائن اخباروں نے بھی خبریں دیں۔

اس کے علاوہ (بیت) کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے ریڈیو پر بھی خبر نشر ہوئی۔

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب

احمدیت کی برادری اور اخوت کے نظارے

سیدنا حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے اپنے ماننے والوں کو بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام سے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایک نئی برادری اور تعلق داری قائم کی ہے۔اور سب احمدی رشتہ ٔاخوت ومحبت میں اور ایک دوسرے کے لئے ایثار وقربانی اور ہمدردی واحسان میں آپس میں اعلیٰ نمونہ کے حامل ہونے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ دوسو سے زائد مما لک میں پھیلے ہوئے احمدی بلاامتیاز رنگ ونسل اور ملک وملت ایک برادری کی مانند ہیں۔اس کا تجربہ خاص طور پر ان احمدیوں کو زیادہ ہوتا ہے جو بیرون ملک جاتے اور وہاں کی احمدیہ کمیونٹی کا حصہ بن کر احمدیہ کلچر کی خوبصورت مثال بن جاتے ہیں۔خود بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کیلئے بھی فیض رساں وجود بن کر رہتے ہیں۔

مجھے اس خوبصورت تعلیم کا نظارہ سیرالیون میں بھی نظر آیا جہاں روکوپر شہر میں نومبر 1975ء سے جولائی 1990ء تک رہنے کا موقع ملا۔آج انہی خوشگوار یادوں کا مختصر تذکرہ اس تحریر میں کر رہا ہوں۔

میرے آقا،میرے محسن سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے مجھے ایم اے (اسلامیات) کرنے کا ارشاد فرمایا اور پھر 1975ء میں احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپر (سیرالیون) میں Religious Knowledge کے استاد کے طور پر بھجوایا۔

اس وقت کے پرنسپل مکرم چوہدری انور احمد گھمن صاحب جب رخصت پر پاکستان آئے تو میرا ہوائی ٹکٹ بھی ساتھ لائے۔خود چل کر فیکٹری ایریا ربوہ ہمارے گھر تشریف لائے اور ٹکٹ میرے سپرد کیا۔نیز افریقہ میں رہنے کے آداب اور مشکلات اور روکوپر کے بارہ میں ابتدائی راہنمائی کی۔

یہ ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات کا آغاز تھا۔جو خدا تعالیٰ کے فضل سے آج تک اسی محبت اور رواداری سے جاری ہیں۔احمدیت کی برادری میں یہ میرا ایک نیا تعارف تھا۔

یکم نومبر 1975ء کو میں نے سیرالیون کے LUNGI AIRPORT پر LAND کیا۔ربوہ سے لاہور،لاہور سے کراچی اور کراچی سے دمشق کا روٹ تھا۔میں ایک اجنبی تھا۔لیکن کراچی میں مجھے برادرم عبدالرشید فوزی صاحب مل گئے۔موصوف اس وقت احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں پڑھاتے تھے اور رخصت گزار کر معہ فیملی (اہلیہ محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ اور دو بیٹیاں عالیہ،آسیہ) واپس سیرالیون جا رہے تھے۔میں نے انہیں اپنا امیر وفد بنالیا اور فری ٹاؤن تک ان کی قیادت میں بحفاظت پہنچ گیا۔میرے پاس جو 30 ڈالر تھے وہ میں نے کراچی میں برادرم فوزی صاحب کے سپرد کردیئے اور خود بے فکر ہوگیا۔دمشق میں ہم لوگ فلائٹ نہ ملنے کی وجہ سے پانچ راتیں ایک ہوٹل میں رہے۔اس کا نام اشبیلیا تھا۔

جناب فوزی صاحب سے میرا یہ پہلا تعارف تھا اور مجھے کراچی سے ان کا سایہ میسر آگیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون کے قیام کے 15 سال میسر رہا۔میں نے ان کے گھر کو ہمیشہ PARENT HOUSE سمجھا اور روکوپر سے فری ٹاؤن جا کر سب سے پہلے ان کے ہاں حاضری دیتا اور پھر مشن ہاؤس جاتا۔یہ فیملی آجکل امریکہ میں ہے اور آج بھی ان سے رابطہ ہے۔

جن دنوں میں پہلی بار سیرالیون پہنچا ان دنوں مولانا خلیل احمد مبشر صاحب روکوپر ریجن کے مشنری تھے۔ان سے فری ٹاؤن میں ہی پہلی ملاقات ہوگئی اور ان کی قیادت میں میں فری ٹاؤن سے روکوپر پہنچا۔یہ 4-نومبر 1975ء کا دن تھا۔5-نومبر کو صبح سکول حاضر ہوگیا۔مکرم انور احمد گھمن صاحب پرنسپل نے اسمبلی میں میرا تعارف کروایا اور مجھے طلباء سے خطاب کرنے کی دعوت دی۔میں نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا سلام سب کو پہنچایا۔مختصر طور پر نصرت جہاں سکیم کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس سکیم کے تحت آپ کے سکول میں خدمت کرنے آیا ہوں۔یہ احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپر میں میرا پہلا دن تھا۔

مکرم انور صاحب کی 6-ستمبر 1975ء کو پاکستان میں شادی ہوئی جب کہ وہ رخصت پر آئے ہوئے تھے۔اپنی دلہن سمیت وہ جلدی واپس روکوپر چلے گئے۔ان کے لئے الگ رہائش کا انتظام مکرم مبشر احمد پال صاحب قائمقام پرنسپل پہلے ہی کر چکے تھے۔

دیگر واقفین جو اکیلے (بغیر فیملی) تھے ان کیلئے Pa Assimi Bangura ایک شریف النفس مسلمان کا مکان کرایہ پر لیا گیا تھا۔اس مکان کے 3 کمرے تھے اور ہر کمرے میں ایک ایک واقف ٹیچر مقیم تھا۔میں چوتھا تھا اور الگ کمرہ میسر نہ تھا۔برادرم مکرم خالد محمود صاحب ایم ایس سی نے بڑی فراخدلی سے مجھے اپنے کمرہ میں جگہ دے دی۔کچھ عرصہ ہم اکٹھے ایک کمرہ میں رہے۔جلد مکرم مبشر احمد پال صاحب کا تبادلہ بطور پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کبالہ KABALA میں کردیا گیا اور یوں مجھے بھی الگ کمرہ مل گیا۔کچن سب کا مشترکہ تھا۔اس لئے باری باری ہم میں سے ایک ٹیچر بطور Mess Manager ایک ماہ کیلئے کام کرتا پھر اگلے ماہ دوسرے کو چارج دے دیتا۔

جب خاکسار مولانا خلیل احمد مبشر صاحب کے ہمراہ پہلی بار روکوپر پہنچا تو اس وقت مکرم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب (بانی احمدیہ ہسپتال روکوپر) معہ فیملی وہاں موجود تھے۔شام کا وقت تھا۔دیگر واقفین اساتذہ بھی وہاں آگئے رات کا کھانا وہاں کھایا اور اس کے بعد بھی مکرم ڈاکٹر صاحب کی پاکستان واپسی تک ان کا دسترخوان سب واقفین کے لئے کھلا رہا۔ان کی اہلیہ مرحومہ جنہیں ہم سب بھابی جان کہتے تھے۔بہت فراخدل اور مہمان نواز خاتون تھیں اب تو مکرم ڈاکٹر صاحب بھی وفات پا چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درجات بلند فرمائے۔آمین

برادرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب سے بھی میری پہلی شناسائی تھی۔اور انہیں پہلی ملاقات میں ہی محبت کرنے والا اور دوست نواز پایا۔ان کا پہلا احسان جو مجھ پر تھا کہ بغیر مطالبہ کے انہوں نے مجھے پچاس لیون (جو 25 پونڈ سٹرلنگ کے برابر تھے) ابتدائی اخراجات کیلئے دے دیئے کہ تنخواہ ملنے میں تو دیر ہوگی۔یہ رقم رکھ لیں کام آئیگی۔چنانچہ تنخواہ ملنے پر میں نے شکریہ کے ساتھ یہ رقم واپس کردی لیکن دل آج بھی ان کے لئے دعا گو ہے اور ممنونیت کے جذبات ہیں۔

پہلے تین سال خاکسار نے سیرالیون میں اکیلے گزارے۔اس کے بعد دوسری مرتبہ جاتے وقت فیملی ساتھ لے گیا۔(میری اہلیہ بشریٰ ناہید صاحبہ اور تین بیٹیاں عزیزہ عابدہ صدیقہ،عزیزہ شاہدہ طیبہ،اور عزیزہ جمیلہ منورہ) جنوری 1979ء میں ہم لوگ روکوپر پہنچے تو وہاں مکرم ڈاکٹر سیّد غلام مجتبیٰ صاحب معہ اہلیہ محترمہ اور بیٹا سید تحسین مجتبیٰ بطور انچارج احمدیہ ہسپتال روکوپر مقیم تھے۔ان کا ہسپتال اور گھر ہمارے گھر سے پہلے آتا تھا اسلئے پہلے ان کے ہاں حاضری دی۔بڑی محبت سے میری فیملی کو خوش آمدید کہا اور اصرار کر کے ایک رات اپنے ہاں ہمیں رکھ کر پھر گھر جانے دیا۔

ہماری سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ فرح اہلیہ مکرم وحید احمد رفیق صاحب استاد جامعہ احمدیہ (سینئر) ہمارے قیام سیرالیون کا تحفہ ہے۔عزیزہ کی پیدائش 14 مئی 1981ء کو ہوئی۔ڈلیوری کیلئے ہمیں روکوپر سے بارہ میل دور KAMBIA نامی شہر جانا پڑا۔ایک رات ہم نے اس شہر میں گزاری۔ان دنوں احمدیہ ہسپتال روکوپر کے انچارج مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب (حال اسلام آباد) تھے۔مکرم ڈاکٹر صاحب معہ اہلیہ محترمہ آنسہ باری صاحبہ وہاں مقیم تھے اور ان کی اس وقت دو بیٹیاں تھیں عزیزہ عائشہ اور عزیزہ ماریہ۔

گیمبیا جاتے وقت ہم اپنی تین بیٹیاں مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کے ہاں چھوڑ گئے۔اور انہوں نے ہر طرح سے ان کی دیکھ بھال کی اور خیال رکھا۔بعد میں حسب موقع ہمارے گھر کھانا وغیرہ بھی بھجواتے رہے۔ڈاکٹر صاحب موصوف کے ساتھ بھی ہمارا تعارف سیرالیون میں پہلی بار ہوا تھا اور ہم نے ان کی للّٰہی محبت وتعاون سے خوب فائدہ اٹھایا۔

مکرم چوہدری انور احمد گھمن صاحب اپنا وقف عارضی مکمل ہونے پر پاکستان چلے آئے۔ان کے بعد مکرم چوہدری منیر احمد صاحب (حال امیر جماعت احمدیہ ضلع لودھراں) پرنسپل بنے۔ان کے زیر انتظام بھی سکول نے خوب ترقی کی اور اچھے نتائج حاصل ہوئے۔ان کے سٹاف ممبران میں سے ایک کے گھر دن دھاڑے ڈاکہ پڑ گیا اور 600 لیون نقد چوری ہوگئے۔مکرم منیر صاحب نے کمال فراخ دلی سے اپنی جیب سے اپنے ساتھی کا نقصان پورا کردیا اور ہمیشہ کیلئے اس کا دل جیت لیا۔

یہ مضمون لکھتے وقت ذہن میں ایک فلم سی چلتی رہی۔بہت سے نام ابھی لکھنے باقی ہیں لیکن مضمون کی طوالت کے خوف سے مختصراً ذکر کیا ہے۔خلاصہ یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی پیاری جماعت کے افراد بہت پیار کرنے والے،تعاون کرنے والے،ہر طرح ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے اور کام آنے والے ہیں۔روکوپر میں خدمت کی توفیق پانے والے سب مربیان،ڈاکٹر صاحبان،اساتذہ کرام اور ان کے اہل وعیال باہم شیر وشکر بن کر رہے۔کسی کا ایک دوسرے سے جھگڑا نہیں ہوا اور باہمی اخوت ومحبت اور بھائی چارہ کا نظارہ پیش کیا۔یہ سب حضرت مسیح موعود کا اعجاز اور کارنامہ ہے کہ جگہ جگہ کے لوگ ایسے کردیئے جیسے ایک ماں کے پیٹ سے دو بھائی۔

اللہ تعالیٰ ہر ملک کے احمدیوں کو باہمی پیار ومحبت سے زندگی گزارنے کی توفیق دے اور خلافت کے زیر سایہ کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرمائے۔آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

✿ مکرمہ نعیمہ حامد صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد حامد صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے خاکسارہ کی بیٹی مکرمہ راشدہ یاسمین رانجھا صاحبہ اہلیہ مکرم احسان قادر رانجھا صاحب جرمنی کو مورخہ یکم جولائی 2013ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے فرحان احمد رانجھا نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود ہمارا پہلا نواسا، مکرم اکرام اللہ رانجھا صاحب آف جرمنی کا پہلا پوتا اور مکرم مولوی قاری احمد علی صادق رانجھا صاحب مرحوم ابن حضرت حکیم عبید اللہ رانجھا صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، خادم دین، والدین کیلئے قرۃ العین اور درازی عمر والا بنائے۔ آمین

ولادت

✿ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم رانا محمد سلیمان صاحب دارالعلوم جنوبی احد ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹے کے بعد مورخہ 23 جون 2013ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام عائشہ سلیمان تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم رانا بنیامین صاحب مرحوم ریٹائرڈ چونگی محرر بلدیہ ربوہ کی پوتی اور مکرم رانا سلطان محمود صاحب چک 2 ٹی ڈی اے ضلع خوشاب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

✿ مکرم محمد انوار الحق صاحب ابن مکرم محمد عبدالحق مجاہد امرتسری صاحب مرحوم لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بڑا بچہ عزیزم مظفر الحق گزشتہ دو سال سے کمر میں درد کی وجہ سے صاحب فراش ہے ہر طرح کے علاج کے باوجود درد میں افاقہ نہیں ہو رہا۔ جس کی وجہ سے کافی پریشانی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

✿ مکرم وزیر علی پُھل صاحب آف گمبٹ خیر پور حال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مشتاق احمد کھرل صاحب اسیر راہ مولا آف گمبٹ خیر پور حال برسبین آسٹریلیا ہسپتال میں داخل ہیں شوگر اور خون کی بہت کمی ہے اور کچھ عرصہ قبل دماغ کا بھی آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو مکمل صحت یابی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

✿ مکرم کیپٹن (ر) منور احمد صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب مورخہ 30 جون 2013ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی عمر 93 سال تھی۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد دوپہر بیت المبارک میں ادا کی گئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ مرحومہ نے سن 60 کی دہائی میں سیالکوٹ کے گاؤں ملکے کلاں میں کافی عرصہ صدر لجنہ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ باوجود ان پڑھ ہونے کے اپنے فرائض نہایت احسن طور پر ادا کرتیں۔ مالی قربانی کا جذبہ انہیں ورثہ میں ملا تھا۔ چندوں کی ادائیگی میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور دو بیٹیاں، 13 پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور ہم پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ملازمت کے مواقع

✿ نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) کو کنسلٹنٹ آئی ٹی اور آفس اسسٹنٹ کم کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے۔

✿ وارسن ہومیو پیتھک لیبارٹری لاہور کو پروڈکشن مینیجر، QC مینیجر اور سیلز ایگزیکٹو کی فوری ضرورت ہے۔

✿ بیسٹ وے سیمنٹ فیکٹری کو سینئر ڈپٹی مینیجر ایس ڈی ایم، ڈپٹی مینیجر، ڈی ایم، اسسٹنٹ مینیجر، ٹیکنیکل آفیسر، سینئر ٹیکنیشن، سیکیورٹی سپر وائزر، ٹیلی کلرک، جونیئر آفیسر، لوڈر / ڈمپر آپریٹر، ڈوزر آپریٹر، سیفٹی آفیسر، سیفٹی اسسٹنٹ، سیفٹی انسپکٹر اور اس کے علاوہ پاور پلانٹ حطار کے لئے جونیئر انجینئر، ٹیکنیکل آفیسر، جونیئر ٹیکنیکل آفیسر، مکینکس اور پاور پلانٹ الیکٹریشنز کی خالی آسامیوں کیلئے ہنرمند افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

✿ سوز و واٹر پارک لاہور کو اسسٹنٹ مینیجر کی خالی آسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

✿ HKB & Sons کو ایچ آر مینیجر، فلور مینیجر، ایم آئی ایس مینیجر، سیلز ایسوسی ایٹس، اور ویژول مرچنڈائزر کی خالی آسامیوں کیلئے سٹاف کی ضرورت ہے۔

✿ ایس ایس آئل ملز وہاڑی کو مینیجر اکاؤنٹس کی ضرورت ہے۔

✿ میٹرک (سائنس) پاس افراد کیلئے Gerry's dnata Training کی طرف سے فلائٹ آپریشنز آفیسر لائسنس کورس میں داخلہ جاری ہے۔ فارم حاصل کرنے و دیگر معلومات کیلئے دیئے گئے ایڈریس پر رابطہ کریں۔

Gerry's dnata Training روم نمبر 4025 لیول 4، علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئر پورٹ لاہور فون نمبر: 042-36611482

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 14 جولائی 2013ء کا اخبار ”روزنامہ جنگ“ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

✿ ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چاردیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

داخلہ ایف ایس سی
(نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ)

✿ نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر غربی ربوہ میں ایف ایس سی فرسٹ ائیر کلاس میں داخلہ کے خواہشمند کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ ادارہ کے طلباء آغا خان بورڈ کا امتحان دیا کرتے ہیں۔

ادارہ ہذا میں درج ذیل گروپس میں داخلہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

گروپ نمبر 1۔ پری انجینئرنگ مضامین
گروپ نمبر 2 پری میڈیکل مضامین
گروپ نمبر 3 I.C.S مضامین
گروپ نمبر 4 میتھ، اسٹیٹ، اکنامکس

داخلہ فارم ادارہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے جو درج ذیل دستاویزات کے ساتھ انٹرویو والے دن جمع ہوگا۔

انٹرویو برائے داخلہ مورخہ 22 جولائی 2013ء صبح 9 بجے کالج میں ہوگا۔

داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات منسلک کرنا ہوں گی۔

(i) چار عدد حالیہ رنگین تصاویر ڈیڑھ ضرب دو انچ۔ کالر والی سفید قمیض میں اور ہلکے نیلے Background پر۔ بغیر ٹوپی ہونا ضروری ہے۔
(ii) رزلٹ کارڈ کی کاپی
(iii) کریکٹر سرٹیفکیٹ جس ادارہ سے میٹرک کیا ہے۔
(iv) ’ب‘ فارم کی کاپی
(v) آغا خان بورڈ کے علاوہ دیگر تعلیمی بورڈز سے میٹرک کرنے والے طلباء Board Migration Certificate اصل۔
(vi) او لیول کرنے والے طلباء Equivalence Certificate اصل۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا دستاویزات مکمل کرنا ضروری ہیں۔ بصورت دیگر فارم جمع نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے کالج ہذا کے دفتر سے رابطہ کریں۔

داخل ہونے والے طلباء کی فہرست مورخہ 31 جولائی 2013ء کو کالج کے نوٹس بورڈ پر آویزاں ہوگی۔

کالج کی فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ مورخہ 15۔ اگست 2013ء ہے۔

کلاسز مورخہ 18۔ اگست صبح 7 بجے سے شروع ہو جائیں گی۔

(پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ضرورت کارکنان

(نصرت جہاں اکیڈمی بوائز ہائی سکول ربوہ)

مندرجہ ذیل آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

اکاؤنٹنٹ: B.Com اور کمپیوٹر جانتا ہو۔

آفس کلرک: F.A/F.Sc (اردو اور انگریزی کمپوزنگ میں مہارت رکھتا ہو۔

لیبارٹری اسسٹنٹ: F.Sc

چوکیدار: صحت اچھی ہو

لیب اٹنڈنٹ: Matric اور بجلی کا بنیادی کام جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

خواہشمند احباب اپنی درخواست بمع تعلیمی اسنادو شناختی کارڈ کی نقل اور امیر جماعت/صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 25 جولائی 2013ء تک دفتری اوقات میں خاکسار کو بھجوادیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سکول ربوہ)

خبریں

انوکھا چور مغربی آسٹریلیا میں ایک چور نے راتوں رات چالیس گھروں کے دروازوں کے سامنے سے ڈورمیٹ اڑا لئے اور پولیس سٹیشن کے باہر ڈھیر لگا کر چلا گیا۔ پولیس چور کی اس حرکت پر سخت حیران ہے اور اس نے اعلان کر دیا ہے کہ جس کسی کا ڈورمیٹ چوری ہوا ہے وہ تھانے سے آ کر لے جائے۔ اس اعلان کو سن کر کئی افراد نے تھانے آ کر اپنے ڈورمیٹ شناخت کئے اور واپس گھر لے گئے تاہم وہ چور کی اس حرکت پر بہت حیران تھے۔

دوسری عالمی جنگ میں لکھے گئے خطوط

بیٹے کو مل گئے سپاہی میدان جنگ سے خط لکھتے ہیں جو اکثر ان کی موت کے بعد اپنی منزل تک پہنچتے ہیں تاہم امریکہ میں ایک منفرد واقعہ پیش آیا جب ایک سپاہی کے میدان جنگ سے لکھے خطوط 70 سال بعد اس کے بیٹے کو مل گئے، معلوم ہوا ہے کہ یہ خطوط 1944ء میں دوسری عالمی جنگ کے دوران ایک سپاہی نے اپنی بیوی کے نام لکھے تھے جو کبھی اپنی منزل پر نہیں پہنچ سکے، حال ہی میں ڈاک ٹکٹ جمع کرنے والے ایک آسٹریلوی شہری نے یہ خطوط اس سپاہی کے بیٹے تک پہنچائے جس کا کہنا تھا کہ 70 سال سے یہ خطوط کبھی نہیں کھولے گئے تھے اور وہ ان کو پڑھ کر بہت جذباتی ہو گیا تھا۔

(روزنامہ دنیا 5 جولائی 2013ء)

ربوہ میں سحر و افطار 19 جولائی

انتہائے سحر	3:39
طلوع آفتاب	5:13
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:16

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR ناصر

Ph:047-6212434 -6211434

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ

اٹھوال فیبرکس

اُف ایک بار پھر سیل 25% ڈسکاؤنٹ

الطاف احمد اٹھوال: 0333-7231544

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)

عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

اوڑھ لو ہر لمحہ | اوڑھ لو ہر خوشی

لبرٹی فیبرکس

اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ

+92-47-6213312

زیبائش کولیکشن

عید کی زبردست ورائٹی

21 جولائی بروز اتوار صبح 9 بجے سے شام 6 بجے تک گرمیوں اور عید کے ملبوسات کی Exhibition ہو رہی ہے۔

1/13 دار العلوم غربی نزد بیت سلام

0476214282,0345-3973384

www.zebaishcollection.com

FR-10